سبق نمبر2

نعت

شاعر کا تعارف

حافظ ظہور الحق ظہور ایک نامور سکالر تھے۔ آپ نے فارسی اور اردو زبان میں شاعری اور نثر میں کئی کتابیں لکھیں۔ آپ کے فرزند محمد اظہار الحق بھی اردو کے مشہور شاعر، کالم نگار اور تجزیہ نگار ہیں جنہوں نے ابتدائی تعلیم اپنے والد حافظ ظہور الحق ظہور سے حاصل کی۔

مرکزی خیال

اس نعت میں شاعر حضور ﷺ کی ذات اقدس پر سلام بھیجتا ہے اور کہتا ہے کہ خدا کے بعد سب سے اونچا مقام آپ ﷺ کا ہے۔ آپ ﷺ کے فیض سے ذرہ اور خاکسار آفتاب بن گئے۔ آپ ﷺ کی آمد سے سرخ و سفید کی تمیز ختم ہوئی۔ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ لیلۃ الاسرا میں مقام سدرۃ المنتہیٰ پر حضرت جبرائیل علیہ السلام رکے مگر آپ ﷺ اس مقام سے بھی کہیں آگے تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ قیامت کے دن شفاعت فرمائیں گے اور حوض کوثر سے پانی بھی پلائیں گے۔

خلاصہ

اس کائنات میں خدا کے بعد سب سے اونچا مقام آپ ﷺ کا ہے۔ آپ ﷺ کی نے اعلیٰ و ادنیٰ، عربی و عجمی، کالے اور گورے کے فرق کو ختم کر دیا اور سب کو مساوی درجہ دیا خواہ وہ آقا ہو یا غلام۔ آپ ﷺ دین کو پھیلانے والے ہیں اور اسلام مساوات کا درس دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام انسانوں، مخلوقات اور رسولوں میں افضل قرار دیا اسی وجہ سے آپ ﷺ کی امت کو بھی تمام امتوں سے افضل کہا گیا۔ آپ ﷺ نبوت کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں۔ معراج کی شب حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے ہمراہ تھے، جبرائیل علیہ السلام سدرۃ المنتہیٰ پر رک گئے اور عرض کی کہ میرے پر اس مقام سے آگے جانے پر جل جائیں گے۔ آپ ﷺ اس مقام سے بھی کہیں آگے تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ شفاعت کرنے والے ہیں اور حوض کوثر سے مسلمانوں کو پانی بھی پلائیں گے۔ شاعر کہتا ہے کہ حضور ﷺ کی غلامی کرنے سے ہی دونوں جہاں کی سعادت مل سکتی ہے۔ مومنوں کو آپ ﷺ کی اطاعت میں زندگی گزارنی چاہیے تاکہ وہ دنیا و آخرت کی بھلائیاں سمیٹ سکیں۔

اشعار کی تشریح

شعر نمبر ۱۔

اے خدا کے آخری پیغامبر! تجھ پہ سلام
سب سے اونچا ہے خدا کے بعد تیرا ہی مقام

حوالہ متن: **نظم کا نام:** نعت

شاعر کا نام: حافظ ظہور الحق ظہور

تشریح: اس شعر میں شاعر حضور ﷺ کو خدا کا آخری پیغام پہنچانے والا کہتے ہوئے ان کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہے اور کہتا ہے کہ آپ ﷺ کا مقام خدا کے بعد سب سے اونچا ہے۔

شعر نمبر ۲۔

تیری فیاضی نے، ذروں کو بنایا آفتاب
بن گئے اونٹوں کے چرواہے، زمانے کے امام

حوالہ متن: **نظم کا نام:** نعت

شاعر کا نام: حافظ ظہور الحق ظہور

تشریح: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ حضور ﷺ کی سخاوت اور حسن اخلاق نے ذروں کو آفتاب بنا دیا۔ جو پہلے کسی خاص کام کے قابل نہ تھے۔ آپ ﷺ کی فیض نظر نے انہیں دنیا و آخرت کی سرخروئی عطا کر دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے سے قبل اونٹ چرایا کرتے تھے، اونٹ آپ رضی اللہ عنہ سے نہ سنبھالے جاتے اور بھاگ جاتے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں سب سے زیادہ فتوحات ہوئیں، کئی لاکھ مربع میل اور لاکھوں انسانوں پر اسلام کی حکومت قائم ہوگئی۔ شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

میں کہ ذرہ ہوں مجھے صحرا کر دے
کہ تیرے بس میں ہے قطرے کو بھی دریا کرنا

شعر نمبر ۳۔

اسود و احمر کی، تو نے ختم کر ڈالی تمیز
ایک ہی صف میں بٹھائے تو نے آقا و غلام

حوالہ متن: نظم کا نام: نعت

شاعر کا نام: حافظ ظہور الحق ظہور

تشریح: اسود و احمر سے شاعر کی مراد ہے سرخ و سفید یعنی نسلی امتیاز۔ شاعر کہتا ہے کہ آپ ﷺ نے ہر طرح کے رنگ و نسل، قوم و برادری کے امتیاز کو ختم کر ڈالا۔ آپ ﷺ نے ہمیشہ مساوات کا درس دیا۔ آپ ﷺ نے اپنے آخری خطبے میں بھی فرمایا کہ "کسی عربی کو عجمی اور عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ فضیلت کا معیار تقویٰ ہے۔" آقا و غلام سب کو برابر کر دیا گیا۔

شعر نمبر ۴۔

تیری امت کیوں نہ پائے خیر امت کا خطاب
تو ہے جب خیر البشر، خیر الرسل، خیر الانام

حوالہ متن: نظم کا نام: نعت

شاعر کا نام: حافظ ظہور الحق ظہور

تشریح: شاعر اس شعر میں کہتا ہے کہ آپ ﷺ کی امت کو کیوں نہ تمام امتوں سے افضل "خیر الامت" کا خطاب دیا جائے کیونکہ اس امت کے پیشوا تمام انسانوں سے افضل، مخلوقات سے افضل، رسولوں سے بھی افضل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اور آپ ﷺ کی ذات مبارک تمام انسانیت کے لئے بہترین نمونہ ہے۔

شعر نمبر ۵۔

تو جہاں میں ہے خدا کا آخری پیغام بر
ختم ہے تجھ پر نبوت، تجھ پہ ہر نعمت تمام

حوالہ متن: نظم کا نام: نعت

شاعر کا نام: حافظ ظہور الحق ظہور

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ آپ ﷺ اس کائنات میں اللہ کا پیغام یعنی دین کی تبلیغ کرنے والے آخری نبی ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ آپ ﷺ پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آپ ﷺ آخری نبی اور آپ ﷺ کی امت آخری امت ہے۔ آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمت تمام کر دی، مکمل دین آپ ﷺ کے ذریعے لوگوں تک پہنچا دیا۔

شعر نمبر ۶۔

لیلۃ الاسرا میں سدرہ پہ رکے روح الامیں علیہ السلام
اور سدرہ سے کہیں آگے ہوا تیرا مقام

حوالہ متن: نظم کا نام: نعت

شاعر کا نام: حافظ ظہور الحق ظہور

تشریح: شاعر اس شعر میں واقعہ معراج کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ مقام سدرۃ المنتہیٰ پر روح الامین علیہ السلام رک گئے لیکن آپ ﷺ اس سے بھی آگے تشریف لے گئے۔ اس رات اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ساتوں آسمانوں کی سیر کروائی مگر جبرائیل علیہ السلام ایک خاص مقام سدرۃ المنتہیٰ پر رکے اور عرض کیا کہ اس سے آگے میں نہیں جا سکتا۔

شعر نمبر ۷۔

شافع روز جزا اور ساقی کوثر ہے تو
تو حبیب کبریا ہے تو رسولوں کا امام

حوالہ متن: نظم کا نام: نعت

شاعر کا نام: حافظ ظہور الحق ظہور

تشریح: اس شعر میں شاعر حضور اقدس ﷺ کو "شافع روز جزا" اور "ساقی کوثر" کہتا ہے۔ شافع روز جزا اس لیے کہ آپ ﷺ روز جزا امت کی شفاعت فرمائیں گے اور ساقی کوثر یعنی حوض کوثر سے پانی پلائیں گے۔ شاعر حضور ﷺ کی عظمت بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے حبیب اور تمام رسولوں کے امام ہیں۔

شعر نمبر ۸۔

دونوں عالم کی سعادت ہاتھ آئے گی ظہورؔ!
جب بنے گا تو محمد ﷺ کے غلاموں کا غلام

حوالہ متن: نظم کا نام: نعت

شاعر کا نام: حافظ ظہور الحق ظہور

تشریح: آخری شعر / مقطع میں شاعر خود سے مخاطب ہو کر کہتا ہے۔ اے ظہور! دنیا و آخرت کی کامیابی اس وقت ملے گی جب تو حضور ﷺ کے غلاموں کا غلام بنے گا۔ غلام ہونے کے لئے آقا ﷺ کی اطاعت

www.downloadclassnotes.com

بے حد ضروری ہے ورنہ کچھ حاصل نہ ہو گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا ہے۔قول سے اپنے آپ کو ان کا غلام کہنے اور عمل سے ان کی تقلید نہ کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہو گا۔

پڑھنے سے پہلے پوچھیے

○ نعت کسے کہتے ہیں؟

جواب: ایسا کلام جس میں حضور ﷺ کی تعریف کی جائے اسے نعت کہتے ہیں۔

○ اپنا پسندیدہ نعتیہ شعر سنائیں۔

جواب:

دونوں عالم کی سعادت ہاتھ آئے گی ظہور!
جب بنے گا تو محمد ﷺ کے غلاموں کا غلام

پڑھنے کے دوران میں

○ شاعر کی آخری پیغام بر سے کیا مراد ہے؟

جواب: آخری پیغام بر سے شاعر کی مراد ہے حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کی ذات مبارک ہے۔

○ دونوں عالم کی سعادت کس طرح حاصل ہو سکتی ہے؟

جواب: دونوں عالم کی سعادت صرف اسی طرح حاصل ہو سکتی ہے جب کوئی حضرت محمد ﷺ کے غلاموں کا غلام بن جائے۔

اہم الفاظ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
پیغامبر	اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والا	خیر الرسل	تمام رسولوں میں افضل
اسود و احمر	کالا اور سرخ	خیر الانام	تمام مخلوقات میں افضل
خیر امت	تمام امتوں میں سب سے افضل	شافع روز جزا	قیامت کے دن شفاعت کرنے والا
خیر البشر	تمام انسانوں میں افضل	ساقی کوثر	حوض کوثر سے پانی پلانے والا

مشق

پڑھیے اور سمجھیے

ا۔ دیے گئے سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) آپ ﷺ کی آمد سے خصوصاً عرب معاشرے میں کیا تبدیلی آئی؟

جواب: آپ ﷺ کی آمد سے قبل عرب میں ظلم و ستم اور گناہوں کا بازار گرم تھا، لوگ اللہ تعالیٰ کا انکار کرتے اور بتوں کو پوجتے تھے۔ آپ ﷺ کی آمد سے عرب امن، خوشحالی اور توحید کا گہوارہ بن گیا۔

(ب) اسود و احمر کی تمیز ختم ہونے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب: اسود و احمر کی تمیز ختم ہونے سے مراد نسلی اور ذات کا امتیاز ختم ہونا ہے۔ آپ ﷺ نے اپنے آخری خطبے میں فرمایا کہ "کسی عربی کو عجمی اور عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ فضیلت کا معیار تقویٰ ہے۔" آقا و غلام سب کو برابر قرار دیا گیا۔ فرمایا جو خود پہنو اور کھاؤ وہی اپنے غلاموں کو پہناؤ اور کھلاؤ۔

(ج) "ختم ہے تجھ پر نبوت، تجھ پر ہر نعت تمام" سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب: شاعر کہتا ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ سورہ الاحزاب کی آیت نمبر ۴۰ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

ترجمہ: "محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں

لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ اور آخری نبی ﷺ ہیں۔"
اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی سورہ المائدہ کی آیت نمبر ۳ میں یوں فرمایا ہے:

ترجمہ: "آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے۔"

نعمت تمام ہونے سے مراد مکمل دین کا عطا کرنا ہے۔

(د) چھٹے شعر میں کس خاص واقعے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے؟

جواب: چھٹے شعر میں واقعہ معراج کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

(ہ) "شافعِ روزِ جزا" کی وضاحت کریں۔

جواب: "شافعِ روزِ جزا" سے مراد حضور ﷺ کی ذات بابرکت ہے۔ قیامت کے دن حضور ﷺ اپنی امت کی شفاعت فرما کر دوزخ سے آزاد کروا کے جنت میں لے جائیں گے۔

۲۔ نعت کے مطابق درج ذیل مصرعے مکمل کریں۔

- سب سے اونچا ہے خدا کے بعد تیرا ہی مقام
- بن گئے اونٹوں کے چرواہے، زمانے کے امام
- اور سدرہ سے کہیں آگے ہوا تیرا مقام
- ختم ہے تجھ پر نبوت، تجھ پہ ہر نعمت تمام
- تو حبیبِ کبریا ہے تو رسولوں کا امام

سنیے اور بولیے

۳۔ درج ذیل عبارت اپنے ساتھی کو سنائیں اور اس میں دیے گئے پیغام پر بات کریں۔

پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے غلاموں سے حسنِ سلوک کی تاکید فرمائی۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ جیسا خود کھاؤ، ویسا ہی اپنے غلاموں کو کھلاؤ اور جیسا خود پہنو، ویسا ہی انھیں بھی پہناؤ۔ اپنے غلاموں سے ان کی طاقت سے زیادہ کوئی کام مت لو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے قریباً دس سال تک نبی کریم ﷺ کی خدمت کا شرف حاصل کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اس دس سال کے عرصے میں ایک بار بھی مجھ سے سخت لہجے میں بات نہیں کی۔

جواب: اس عبارت میں یہ پیغام دیا گیا ہے کہ غلاموں، ملازموں اور عام لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو، جو اپنے لیے پسند کرو وہی غلاموں کے لیے بھی پسند کرو، انہیں حقیر نہ جانو۔ حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرے۔

زبان سیکھیے

اسم معرفہ کی اقسام: اسم علم، اسم ضمیر، اسم موصول، اسم اشارہ

- **اسم علم:** وہ اسم جو کسی شخص کے خاص نام کو ظاہر کرے۔
جیسے: محمود، شمس العلماء، قائداعظم، بنتِ سلمیٰ، غالب وغیرہ۔
- **اسم ضمیر:** وہ اسم ہے جو کسی دوسرے اسم کی جگہ استعمال کیا جائے۔ جیسے: واسع آیا اس نے پانی پیا اور وہ چلا گیا۔ اس میں "اس" اور "وہ" دونوں اسم ضمیر ہیں۔
- **اسم موصول:** وہ اسم ہے جسے کسی جملے کے ساتھ لگائے بغیر اس کے معنی سمجھ میں نہ آئیں۔ جیسے: جو محنت کرے گا وہ پاس ہو جائے گا، جس نے نیکی کی اس نے پھل پایا۔ ان میں (جو اور جس) اسم موصول ہیں۔
- **اسم اشارہ:** وہ اسم ہے جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے۔

جیسے: وہ۔ یہ

۴۔ نعت میں سے اسم علم کی مثالیں ڈھونڈ کر لکھیں۔

جواب: خیر امت، خیر البشر، خیر الرسل، خیر الانام، لیلۃ الاسراء، روح الا، ساقی کوثر، حبیب کبریا، شافع روز جزا۔

متلازم الفاظ:

کچھ الفاظ ایسے ہوتے ہیں جن کو سوچتے اور زبان پر لاتے ہی ان سے متعلقہ بہت سے الفاظ ذہن میں آ جاتے ہیں ایسے الفاظ متلازم یا گروہی الفاظ کہلاتے ہیں۔ مثلاً گاؤں کا لفظ زبان پر آتے ہی کھیت، فصلیں، مویشی، کسان، چوپال، ٹریکٹر وغیرہ کا خیال آتا ہے یہ تمام گاؤں کے متلازم ہیں آپ مندرجہ ذیل الفاظ کے متلازم تحریر کریں۔

۵۔ درج ذیل الفاظ کے تین تین متلازم الفاظ لکھیں۔

بارش: آندھی، طوفان، اولے، بادل، بجلی۔
جماعت: طالبعلم، اساتذہ، سکول، یونیفارم، کتابیں۔
چڑیا گھر: جانور، پنجرے، پرندے، گھاس، گوشت۔

www.downloadclassnotes.com

سوچیے اور لکھیے

۶۔ ''بن گئے اونٹوں کے چرواہے زمانے کے امام'' کی وضاحت مثالوں سے کریں۔

جواب: ''بن گئے اونٹوں کے چرواہے زمانے کے امام'' سے مراد یہ ہے کہ جو پہلے کوئی خاص کام نہ کرتے تھے۔ آپ ﷺ کی فیض نظر نے انہیں دنیا و آخرت کی سرخروئی عطا کردی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے سے قبل اونٹ چرایا کرتے تھے، اونٹ آپ رضی اللہ عنہ سے نہ سنبھالے جاتے اور بھاگ جاتے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں سب سے زیادہ فتوحات ہوئیں، کئی لاکھ مربع میل اور لاکھوں انسانوں پر اسلام کی حکومت قائم ہوگئی۔

۷۔ جملے بنائیں:

توحید، آفتاب، باطل، اسود، نعمت، ساقی کوثر، سعادت

الفاظ	جملے
توحید	اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا توحید کہلاتا ہے۔
آفتاب	آفتاب کی اپنی ذاتی روشنی ہوتی ہے جبکہ ستارے آفتاب سے روشنی حاصل کرتے ہیں۔
باطل	باطل حق کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔
اسود	کالے رنگ کو اسود کہتے ہیں۔
نعمت	تم اللہ تعالیٰ کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔
ساقی کوثر	حضور ﷺ ساقی کوثر ہیں۔
سعادت	حضور ﷺ کی اطاعت کرنا عین سعادت ہے۔

عمل کیجیے

۸۔ نعت میں نبی پاک ﷺ کے لیے استعمال ہونے والے پانچ القاب چن کر ان کی وضاحت کریں۔

جواب: خیر الرسل: حضور ﷺ تمام رسولوں میں افضل ہیں۔

خیر الانام: حضور ﷺ تمام مخلوقات میں افضل ہیں۔

شافع روز جزا: حضور ﷺ قیامت کے دن شفاعت کرنے والے ہیں۔

خیر البشر: حضور ﷺ تمام انسانوں میں افضل ہیں۔

ساقی کوثر: حضور ﷺ حوض کوثر سے پانی پلانے والے ہیں۔

۹۔ ''حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ رحمت العالمین ہیں'' کے عنوان سے اپنے استاد کی زیر نگرانی دو منٹ کی تقریر کلاس میں پیش کریں۔

جواب: وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

(الانبیاء: 107)

ترجمہ: ''ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

جس طرح اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کا رب ہے اسی طرح حضور ﷺ تمام جہانوں، عالموں کے لیے رحمت ہیں۔ آپ ﷺ کی رحمت غیر محدود ہے۔ آپ ﷺ اپنوں کے لئے بھی سراپا رحمت تھے اور غیروں کے لئے بھی۔ انسانوں کے لئے بھی رحیم تھے اور حیوانوں کے لئے بھی۔ آپ ﷺ کی رحمت و شفقت ہی کا فیض تھا کہ غلام آپ ﷺ کو اپنا محسن سمجھتے، یتیم اپنا سہارا سمجھتے، غریبوں کو اعتماد ہوتا کہ آپ ﷺ انہیں سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ دردمند اپنا مدعا آپ ﷺ سے ہی پاتے تھے۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔

(التوبہ: 128)

ترجمہ: ''(لوگو) تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک پیغمبر آئے ہیں۔ تمہاری تکلیف ان کو گراں معلوم ہوتی ہے اور تمہاری بھلائی کے بہت خواہشمند ہیں اور مومنوں پر نہایت شفقت کرنے والے (اور) مہربان ہیں۔''

یہ آپ ﷺ ہی ہیں جنہوں نے اپنی ذات پر کیے گئے مظالم کو بھلا دیا اور فتح مکہ کے بعد دشمنوں سے انتقام نہیں لیا۔ یہ آپ ﷺ کی رحمت و شفقت ہی ہے جس نے صنف نازک یعنی عورت کو بلند مقام عطا کیا۔ عورتوں اور مردوں کی صلاحیتوں اور مقام و مرتبے کے مطابق ان کے حقوق متعین فرمائے اور انسانیت پر احسان عظیم فرمایا۔

☆☆☆☆☆☆

www.downloadclassnotes.com